Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۷ تبوک ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دُعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن سے جو تازہ اطلاع بذریعہ کیبل گرام موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"لندن ۱۳ ستمبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گذشتہ چار روز سے کمزوری اور دل کی دھڑکن کی تکلیف ہے۔ قارورہ کی کلچر رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک انفیکشن موجود ہے۔ قارورہ اب پھر کلچر کے لئے لیبارٹری بھجوایا جارہا ہے تاکہ گزشتہ رپورٹ سے موازنہ کیا جاسکے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ نمبر ۹ بابت ۲۵ اگست ۱۹۷۵ء)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے گیارھویں جلسہ سالانہ سے حضور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

"جماعتی زندگی میں خدا تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں ہر روز ہمیں اپنے پیار کے سینکڑوں جلووں سے نوازتا ہے"

"ہر دِن ہمارے لئے پہلے سے زیادہ خدائی افضال لیکر آتا ہے اور ہر رات حمد اور شکر کے نتیجہ میں لیلۃ القدر بن جاتی ہے"

"حمد اور عزم کے جذبات سے لبریز ہو کر دِن رات دعائیں کرو اور خدا سے ذاتی پیار اور محبت کی عادت ڈالو"

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

لندن (بذریعہ ڈاک) جماعتہائے احمدیہ انگلستان کی یہ انتہائی خوش نصیبی ہے کہ انہیں اپنا گیارواں جلسہ سالانہ ایسے مبارک و مسعود ایام میں منعقد کرنے کی توفیق ملی جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بغرض علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔ اس طرح انہیں حضور ایدہ اللہ کے نہایت ہی ایمان افروز، روح پرور اور ولولہ انگیز افتتاحی اور اختتامی خطابات سے مستفیض ہو کر خدمتِ اسلام کے ایک نئے عزم، نئے جوش اور نئے ولولہ سے ہمکنار ہونے کی توفیق ملی، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

۲۵ اگست بروز پیر جلسہ سالانہ کا دوسرا اور آخری دن تھا۔ اُس روز حضور ایدہ اللہ نے اڑھائی بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر انگلستان کے مختلف شہروں نیز یورپ اور افریقہ کے متعدد ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کو ایک نہایت روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا جو قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا۔ حضور نے جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے جذبۂ اخلاص ووفا اور قربانی وایثار کا تحسین کے رنگ میں ذکر فرماتے ہوئے نصرت جہاں سکیم کے تحت انجام پانے والے عظیم الشان کام اور اس کے نہایت خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی اور ان کی ایمان افروز تفصیلات بیان کرکے اِس امر کو بہت ہی رُوح پرور انداز میں واضح فرمایا کہ جماعتی زندگی میں خدا تعالیٰ ہر روز ہمیں اپنے پیار کے سینکڑوں جلووں سے نوازتا ہے یہاں تک کہ ہر دن ہمارے لئے پہلے سے زیادہ خدائی افضال لے کر آتا ہے اور ہر رات جو آتی ہے وہ حمد اور شکر کی توفیق کے نتیجہ میں ہمارے لئے لیلۃ القدر بن کر آتی ہے۔

حضور نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت افریقہ میں قائم ہونے والے ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی شاندار کارکردگی اور اس کے نتیجہ میں رُونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرنے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کے تحت تبلیغ واشاعتِ اسلام اور اصلاحِ نفوس کے وسیع تر پروگرام پر روشنی ڈالنے کے بعد احبابِ جماعت کو حمد اور عزم کے جذبات سے لبریز ہو کر دن رات دعاؤں میں مصروف رہنے اور اپنے ربِّ کریم کے ساتھ ذاتی پیار اور ذاتی محبت کی عادت ڈالنے کی نہایت موثر انداز میں تلقین فرمائی۔

حضور کا یہ ولولہ انگیز خطاب اِس قدر معرکہ آراء اور دلوں کو گرمانے والا تھا کہ ربوہ کے عالمگیر جلسہ سالانہ کی یاد تازہ ہوگئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ رحمتِ پروردگار کا نزول ہو رہا اور کیف وسرورِ پیہم رگ وپے میں سرایت کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا یہ تذکرۂ جمیل احباب پر کچھ ایسا وارفتگی کا عالم طاری کرنے کا موجب بنا کہ وہ فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے اور عجیب والہانہ انداز میں بار بار نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعرے بلند کرتے رہے۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اور آخری روز

جلسہ سالانہ کے دوسرے اور آخری روز صبح کا اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہو کر ایک بجے دوپہر تک جاری رہا جس میں اہم موضوعات پر چار ٹھوس، پُرمغز اور ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔ پہلی دو تقاریر کے دَوران صدارت کے فرائض مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے ادا فرمائے اور آخری دو تقاریر مکرم جناب عزیز دین صاحب کی زیرِ صدارت ہوئیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو انگلستان کے قدیمی مسلم احمدی بھائی مکرم ناصر سکرونر صاحب (Mr. Nasir Scrivener) نے کی۔

بعدہٗ مکرم ہاشم سعید صاحب نے اپنے والد بزرگوار محترم فیض عالم صاحب جنگوی آف کراچی کی ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے "We are Muslims" (ہم مسلمان ہیں) کے موضوع پر انگریزی میں، مکرم منیرالدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے "احمدیت کا مستقبل" کے موضوع پر اردو میں، مکرم زاہد خان صاحب نے "The Holy Prophet - A Blessing for Mankind" (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم — نوعِ انسان کے لئے رحمت) کے موضوع پر انگریزی میں اور مکرم منصور احمد شاہ صاحب نے "The Economic Structure of Islam" (اسلام کا اقتصادی نظام) کے موضوع پر انگریزی میں تقاریر فرمائیں۔ اجلاس کے دوران مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب آف گلاسگو، مکرم آدم چغتائی صاحب آف برمنگھم اور مکرم منیرالدین قمر صاحب آف لندن نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُرمعارف نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔ ایک بجے دوپہر کے قریب اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

ایک بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر کے وقفہ میں احبابِ جماعت نے پہلے کھانا کھایا اور پھر ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں ادا کیں جو مکرم منیرالدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن نے پڑھائیں۔ اڑھائی بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری اور شایانِ شان پُرخلوص استقبال کے بعد جلسہ سالانہ کے چوتھے اور آخری اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کے وقت جلسہ گاہ پُرشوق سامعین سے پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ بہت سے احباب کو تو جلسہ گاہ سے باہر گھاس کے میدان میں بیٹھ کر حضور کی تقریر سننا پڑی۔ جلسہ گاہ کے آخری سرے کی قناتیں ہٹا دی گئی تھیں تاکہ باہر بیٹھنے والے احباب بھی حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ حضور کی زیارت کے شرف سے بھی مشرف ہو سکیں۔

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر مجیب الحق صاحب نے کی۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم آدم چغتائی صاحب آف برمنگھم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف اردو نظموں کے منتخب اشعار سلسلہ وار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ یہ اشعار سن کر احباب پر عجب وارفتگی کا عالم طاری ہوا۔ بعض اشعار پر انہوں نے بہت والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے۔

بعد ازاں حضور نے احباب کو ایک ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا جس کا سلسلہ قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہا۔ حضور کے اس معرکہ آراء خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیہ قارئین ہے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں انگلستان کی جماعتہائے احمدیہ کو ایک بہت بڑی سعادت بخشی اور وہ یہ کہ ۱۹۷۰ء میں جب میں مغربی افریقہ کے ممالک کا دورہ کرتا ہوا گیمبیا پہنچا تو وہاں اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ڈالا کہ وقت آگیا ہے کہ افریقہ میں خدمت اور اصلاح و ارشاد کے کام میں تیزی پیدا کرنے کیلئے کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے اس کی تحریک میں نے افریقہ سے انگلستان پہنچ کر کی۔ اور سب سے پہلے انگلستان کی جماعتوں کو اس تحریک پر لبیک کہنے کی سعادت ملی۔ اس وقت میں نے کہا تھا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ کم سے کم ایک لاکھ پونڈ کہاں سے آئیگا چونکہ منصوبہ مغربی افریقہ میں متعدد ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکولز کھولنے کا تھا اور اس کیلئے ڈاکٹروں اور ٹیچروں کو وہاں بھجوانے کی ضرورت پیش آنا تھی اس لئے میں نے اسوقت کہا تھا کہ مجھے یہ بھی فکر نہیں کہ مجوزہ ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کیلئے مطلوبہ ڈاکٹرز اور اساتذہ کہاں سے آئیں گے۔ ہاں جو فکر مجھے لاحق ہے وہ یہ ہے کہ اس منصوبہ کو بروئے عمل لانے میں جو حقیر کوششیں ہم اپنے ربِ کریم کے حضور پیش کریں وہ قبول بھی ہوتی ہیں یا نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری سستی، کسل یا غفلت یا پھر نفس میں پوشیدہ کسی ریاء یا فخر کے نتیجہ میں رد کر دی جائیں اس لئے پوری تضرع کے ساتھ دعائیں کرو کہ ہمارا ربِ کریم جہاں ہمیں قربانیوں کی توفیق عطا کرے وہاں اپنے فضل سے انہیں قبول بھی فرمائے اور پھر شاندار نتائج پر انہیں منتج فرمائے۔

حضور نے اس آسمانی تحریک کے عملی پہلوؤں اور جماعت کی حقیر کوششوں کی قبولیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اس تحریک پر ساری دنیا کے احمدیوں نے لبیک کہتے ہوئے ۵۳ لاکھ روپے کے وعدے کئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقررہ وقت کے اندر اتنی ہی رقم جمع بھی ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کی شان ہے اور اسکے فضل و احسان کا ایک زندہ نشان کہ مغربی افریقہ کے جن ممالک کا میں نے دورہ کیا تھا اور وہاں کے لوگوں سے ہسپتال اور سکولز کھولنے کے بارہ میں جو وعدہ کر کے آیا تھا دو سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ میرا ذہن اس بات کے لئے تیار نہیں تھا کہ ہم اتنی جلدی وعدہ پورا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ میں نے کہا یہ تھا کہ ہم نائیجیریا، گھانا، سیرالیون اور گیمبیا میں پانچ سات سال کے اندر اندر چار چار ہسپتال یا کلینک بنا دینگے اور اتنے ہی ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اتنے ہسپتال اور سکول تو اللہ تعالیٰ نے محض دو سال میں ہی کھلوا دئے۔ ربِّ کریم نے رقم بھی مہیا کرا دی اور پھر جماعت کے ڈاکٹروں اور دیگر اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دل میں یہ جذبہ پیدا کیا کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور ہزاروں میل دُور جا کر وہاں خدمات بجا لائیں۔ بعد ازاں مزید سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام بھی عمل میں آیا۔

اس موقع پر حضور نے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ اُن دنوں گھانا کے شہر ٹیچی مان میں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری بہت بڑی جماعت ہے ایک امریکن بعض قبائل کے تمدن کے بارہ میں ریسرچ کر رہا تھا۔ جب میں گیمبیا سے سیرالیون آیا تو اُسوقت وہ امریکن بھی غانا سے سیرالیون آیا ہوا تھا۔ ہماری جماعت کے جلسہ میں وہ بھی موجود تھا۔ پانچ سات سال کے اندر مغربی افریقہ کے ملکوں میں ہسپتال اور سکول کھولنے کے وعدہ کا اسے بھی علم ہوا ۱۹۷۲ء میں سفر کرتا کراتا وہ پاکستان آیا۔ ربوہ آکر وہ مجھ سے بھی ملا اور بعض اور دوستوں سے بھی اُسکی ملاقات ہوئی۔ اُس نے دوستوں سے دو سال کے اندر اندر ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اگر دُنیا کی بڑی سے بڑی حکومت بھی یہ وعدہ کرتی تو اتنی جلدی اسے وہ بھی پورا نہ کر سکتی۔ حضور نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس نے ہمیں قلیل ترین مدت میں وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہوتا تو ہم اتنا بڑا وعدہ پورا کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ دوسرے لوگ اس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ باتیں قدرۃً روحانیت سے مس رکھنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض جگہ اتنے اچھے ہسپتال بن گئے ہیں کہ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ اتنے اچھے تو ہمارے سرکاری ہسپتال بھی نہیں ہیں۔

مغربی افریقہ کے ملکوں نائیجیریا، غانا، سیرالیون اور گیمبیا میں نئے ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام کے سلسلہ میں جماعت کی حقیر کوششوں کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت کے ایسے مہتم بالشان نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ایک نشان اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمایا کہ اس نے اپنے فضل سے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفاء رکھ دی۔ ایسے مریض جنہیں دوسرے ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے ہمارے ہسپتالوں میں علاج کے لئے آئے اور بفضل اللہ تعالیٰ شفایاب ہو کر واپس لوٹے۔ پھر ہسپتالوں کے لئے جو عمارتیں بنائی جاتی ہیں وہ بہت سستی بن جاتی ہیں۔ ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے کہ دروازوں کا خرچہ میں دونگا، دوسرا کہتا ہے عمارت کے لئے اینٹیں میں اپنے خرچ پر مہیا کروں گا۔ اس طرح عمارت نسبتاً کم خرچ پر سہولت سے بن جاتی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات جو قبولیت کے نہایت مہتم بالشان نشان کی حیثیت رکھتی ہے یہ ہے کہ جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں مجموعی طور پر ۵۳ لاکھ روپے چندہ دیا جبکہ پہلے تین سال میں ہسپتالوں کے قیام اور سکولوں کے اجراء پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہوا۔ وہ اس طرح کہ بڑے بڑے کروڑ پتی سرکاری ہسپتالوں کو چھوڑ کر علاج کے لئے ہمارے ہسپتالوں میں آتے تھے اور شفایاب ہونے پر بڑی بھاری رقمیں از خود ہسپتالوں کو بطور فیس ادا کرتے تھے۔ جب ہمارے ایک ہسپتال میں اُس ملک کے ایک وزیر علاج کے لئے آئے تو لوگوں نے ان سے کہا آپ خود اپنے ہی ملک کے بہت بڑے ہسپتال کو چھوڑ کر نسبتاً اس چھوٹے ہسپتال میں کیوں آئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ یہاں دوا ہی نہیں ملتی شفاء بھی ملتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور قبولیت کا مہتم بالشان نشان۔ اس میں ہماری یا ہمارے ڈاکٹروں کی کوئی خوبی نہیں ہے۔

جہاں ہمارے ہسپتالوں نے لاکھوں مریضوں کا مفت علاج کیا وہاں اللہ تعالیٰ نے امراء کے دل میں یہ کشش ڈالی کہ وہ بھی علاج کے لئے ہمارے ہسپتالوں کی طرف رجوع کریں اور علاج کے اخراجات اور فیسوں وغیرہ کے طور پر خطیر رقوم ادا کریں۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت و اصلاح نفس کے مبارک ایام

(مکرم مولوی محمد نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ جھنگ صدر)

(۲)

مقام محمود کا حصول

اس ماہ مبارک میں نوافل اور تہجد کی ادائیگی کا خاص موقعہ میسر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور وہ شخص پسندیدہ ہے جو شب و روز نہایت توجہ اور التزام کے ساتھ ان عبادات کو بجا لاتا ہے۔ رات کی تنہائی میں جب پوری طرح سکوت ہوتا ہے تو اس وقت کی عبادت خاص لطف و سرور کا موجب بنتی ہے۔ روح میں گداز اور درد و کرب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ بندہ اپنی منکسرانہ دعاؤں اور التجاؤں سے وصل الٰہی کی منازل طے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنے قرب سے نوازتا اور مقام محمود پر فائز فرماتا ہے۔ جیسا کہ اس کا وعدہ ہے

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یعنی رات کو اٹھ کر عبادت کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تجھے مقام محمود پر مبعوث فرمائے گا

محاسبہ نفس کا مہینہ

اس مقدس مہینہ کی ایک بہت بڑی برکت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اپنے نفس کی اصلاح و تربیت کا موقعہ پاتا ہے جو اس کی بخشش کا موجب بنتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری)

یعنی جو شخص رمضان کے روزے مومن ہونے کی حالت میں اور اپنا احتساب کرتے ہوئے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام سابقہ گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

رمضان کے ایام میں جب ایک شخص محض اللہ تعالیٰ کی خاطر جائز ضروریات سے رک جاتا ہے اور اس کی رضا کی خاطر کھانا پینا اور رات بھر سونا چھوڑ دیتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا لغویات اور ناپسندیدہ امور کی طرف رجحان ہو۔ پھر روزہ کے ساتھ نماز باجماعت تہجد نوافل ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم سے روز و شب گزارتا ہے جو اس کی روحانی تربیت کے لئے نہایت مفید ذریعہ ہے معمولی سے معمولی کمزوریوں اور لغزشوں پر اس کی ہر دم نگاہ رہتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے ایسے روزہ کا کوئی فائدہ نہیں جو محاسبہ نفس کا موجب نہ بنے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

(جامع بخاری)

یعنی جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہیں رکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس امر کی ہرگز ضرورت نہیں کہ ایسا آدمی کھانا پینا چھوڑ دے۔

محاسبہ نفس تقویٰ کے لئے نہایت ضروری ہے اور یہ روزہ کا بھی بنیادی مقصد ہے لعلکم تتقون کے الفاظ سے روزہ کی علت غائی بیان کی گئی ہے۔ چھوٹے بڑے ظاہری اور باطنی گناہوں سے اپنے تئیں محفوظ رکھنا اور ہر قدم بھی اٹھانا رضائے الٰہی کے لئے اٹھانا روزہ کا حقیقی مقصد ہے۔ حدیثِ رسول کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرف توجہ دلائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا اور اسکے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اسکے گناہ نہ بخشے گئے۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۸۳)

روحانی ترقیات کا حصول

اگرچہ روزہ انسان کی ظاہری صحت کے لئے بھی بڑا مفید اور طبی نقطۂ نظر سے بھی اسکے بہت سے فوائد ہیں مگر جہاں تک روحانی ترقیات کا سوال ہے اس مقصد کے حصول کے لئے یہ نہایت اعلیٰ اور مفید عبادت ہے جو انسان کو حیات نو عطا کرتی ہے۔ رمضان المبارک کے روزوں کے بعض فوائد جو روحانی ترقیات سے تعلق رکھتے ہیں وہ قابل غور ہیں۔

(۱) رمضان المبارک میں روزہ نوافل تراویح تہجد، درس القرآن اور اجتماعی دعاؤں میں شب و روز گزارے جاتے ہیں جو اسلامی معاشرہ اجتماعیت کا رنگ پیدا کرتے ہیں اور قومی طور پر یکجہتی اور یگانگت کی روح پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر مشقتوں اور تکلیفوں کے برداشت کرنے کی عظیم الشان خوبی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) انفرادی طور پر بھی تکلیف اور مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر بہت سی جائز باتوں سے پرہیز کر کے ایک قسم کی قربانی کر رہا ہوتا ہے کسی صوفی کا قول ہے کہ تصوف کی جان کم کھانا کم بولنا اور کم سونا ہے روزہ کی حالت میں شب و روز ان تینوں خصوصیات کے حامل ہیں علاوہ آرام و آسائش کے ان دنیوی سامانوں میں کمی کرنے کے باعث جو مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے وہ عملی زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی تربیت دیتی ہے۔

(۳) پھر روزہ اس اعتبار سے بھی روحانی ترقی کا باعث ہے کہ روزہ رکھنے والا گناہوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے اور یہ غرض اسطرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر یعنی بصیرت تیز ہوتی ہے اور وہ ان عیوب کو دیکھ لیتا ہے جو اسے عام طور پر نظر نہیں آتے تھے

(۴) پھر روزہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے نتیجہ میں تقویٰ میں ثبات قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے اسطرح روزوں کے ذریعہ ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والا شخص اپنے اندر ایک نیا روحانی انقلاب محسوس کرتا ہے۔

(۵) روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان صفات الٰہیہ اپنے اندر منعکس کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ بشری کمزوریوں سے پاک ہے وہ کھاتا پیتا نہیں اس کو کسی بیوی کی حاجت نہیں انسان جو روزہ دار ہے وہ بھی جزوی طور پر ان صفات باری تعالیٰ کو اختیار کرتا ہے۔ اور وصل محبوب کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ نہ صرف خصائل و عادات میں بلکہ ہر حرکت و سکون میں اپنے محبوب کی نقل نہ کرے پس مومن بھی اپنے محبوب حقیقی کے وصل و قرب کی خاطر روزوں سے روحانی ترقی حاصل کرتا ہے

(۶) روزوں کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جلاء اور نور پیدا ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات سمیع و بصیر اور علیم ہونے پر زیادہ یقین ہوتا ہے۔ وہ اس رحمت ایزدی کے حصول کے لئے ایک عاشق صادق کی طرح سرگرداں ہوتا ہے جیسے ذات باری اپنے عشق کی چادر پہنا دیتی ہے

(۷) رمضان کے روزوں کے ذریعہ روحانیت اس طور پر بھی ترقی کرتی ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور مشقت برداشت کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اور جب وہ حق زوجیت کو چھوڑ کر اپنے خانگی تعلقات کی پرواہ نہیں کرتا تو اس بات پر آمادگی کا اظہار کرتا ہے کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی نسل کو بھی قربان
کر دینے کے لئے تیار ہے اور یہ قربانی
کی روح لقائے الٰہی کے مقام تک اسے
پہنچا دیتی ہے
(۸) پھر رمضان کے ذریعہ سے
استقلال کی عادت پیدا ہوتی ہے
کیونکہ یہ نیکی متواتر ایک عرصہ تک کرنی
پڑتی ہے ان ایام میں اپنی روزمرہ
کی عادت کی بہت کچھ قربانی کرنی
پڑتی ہے روزوں سے استقلال کا
عظیم الشان سبق ملتا ہے اور بغیر
مستقل قربانیوں کے وصل الٰہی پانا
ناممکن ہے۔ حقیقی محبت عارضی
نہیں ہوتی بلکہ استقلال سے تعلق
رکھتی ہے۔ جو رمضان کے ذریعہ
خوش نصیب پا لیتے ہیں۔
(۹) روزوں سے ایک سبق یہ بھی
ملتا ہے کہ ایک ماہ تک مومنوں کو جائز
حلال حقوق کو ترک کرنے کی مشق
کرائی جاتی ہے جو مومن کی توجہ اس
طرف مبذول کرانے کا موجب ہے
کہ جب تم حلال کو بھی خدا تعالیٰ کی
خاطر چھوڑ سکتے ہو تو حرام اور ناپسندیدہ
امور کو تو بدرجہ اولیٰ تمہیں چھوڑنا
ہوگا
(۱۰) رمضان کی عبادات اور
قرآن مجید سے والہانہ عشق و محبت
کے اظہار اور ذکر الٰہی سے مومن محسوس
کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ کی جھلک اسے دکھائی دے رہی
ہے۔ جب کہ قرآن مجید کا نزول ہو رہا
تھا اور صحابہ تکالیف و مصائب اور
شدائد میں سے گزر رہے تھے۔ شب و
روز ذکر الٰہی اور قرآن مجید کی تلاوت
سے تاریخ اسلام کا ابتدائی دور سامنے
آجاتا ہے اور سید الانبیاء مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت پیدا ہوتی ہے
جو روحانی ترقیات کے لئے نہایت ضروری ہے
الغرض رمضان کے مبارک ایام سال
کے بعد آتے ہیں جو ان ایام کی برکات
اور فیوض کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے
ہیں۔ وہ نہایت مبارک اور سعید لوگ ہیں
کیا معلوم کہ جو موقعہ روحانی ترقیات
کے لئے مل گیا وہ دوبارہ بھی نصیب ہوگا!
مومن کے لئے وصل الٰہی کا ہر موقعہ غنیمت
ہے۔ مبارک ہیں وہ جو ان برکات و
فیوض کے حصول کے لئے ان مبارک ایام
کا ایک ایک لمحہ اپنی روحانی ترقیات
کے لئے گزارتے ہیں۔

کینیا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

عیسائی منادوں اور پادریوں سے تبادلہ خیالات۔ سکولوں اور کالجوں میں تبلیغ
دو نئی مساجد کی تعمیر۔ زرعی میلہ کسموں میں تبلیغی سٹال

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ)

ماہ جولائی میں ورلڈ کونسل
آف کرسچین چرچز کی کانفرنس نیروبی
میں منعقد ہوئی جو دس دن جاری رہی
اس میں دنیا بھر کے عیسائی چرچوں
کے پانچ ہزار نمائندے شامل ہوئے۔
کانفرنس کے انعقاد کے لئے نیروبی کا مشہور
ہال منتخب کیا گیا۔ نمائندگان شہر کے
مختلف ہوٹلوں اور قیام گاہوں میں
ٹھہرائے گئے تھے اس موقع پر محترم
مولانا عبد الکریم صاحب شرما انچارج
کینیا مشن مکرم مولوی عبد الباسط صاحب
مبلغ کینیا کے ہمراہ باہر سے آئے ہوئے
متعدد وفود سے ملے اور مشن کی طرف
سے شائع شدہ دو پمفلٹ "THE
MESSIAH HAS COME"
اور "JESUS IN KASHMIR"
کثرت سے ان میں تقسیم کئے پاکستان
کے مختلف شہروں سے جس عیسائی
پادریوں کا وفد بھی آیا ہوا تھا۔ ان سے
ان کی قیام گاہ پر جاکر ملاقات کی اور
نہایت دوستانہ ماحول میں گفتگو
ہوئی۔

(ب) پینٹی کاسٹ چرچ کے پادریوں کی آمد

جون کے مہینہ میں پینٹی کاسٹ چرچ
کے پادریوں کا ایک گروپ امریکہ سے
ممباسہ کے تبلیغی دورہ پر آیا۔ ان کی آمد
سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے انہیں
مشن آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ چار پادری
وفد لیڈر کے ہمراہ آئے ان کی خواہش
پر مسجد دکھائی اور انہیں نماز کی عملی
شکل سے آگاہ کیا۔ چائے کے دوران
نظریہ تثلیث پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں
گفتگو ہوئی۔ بعد میں وفد کے لیڈر کو
چند اسلامی کتب تحفہ دیں۔
(ج) یہاں پر اب افریقنوں نے اپنے
چرچ کھول لئے ہیں۔ ایسا ہی ایک
HOLY SPIRIT (ہولی سپرٹ) کے
نام سے ایک چرچ قائم ہوا ہے جس کے
پیروؤں کی تعداد بیس ہزار بتائی جاتی
ہے۔ اس کے بشپ بارہ افراد کے
ہمراہ نیروبی مشن ہاؤس آئے۔
محترم شرما صاحب نے ان سے تفصیلی
گفتگو کی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی
کہ اسلام کے بارہ میں انہیں مزید معلومات
دی جائیں۔ اس غرض کے لئے عنقریب
وہ ایک ماہ کی کلاس شروع کر رہے
ہیں مولانا صاحب کو اسلام پڑھانے کی
دعوت دی ہے۔
KABETE میں ایک افریقن احمدی
نے ایک رومن کیتھولک پادری سے تبادلہ
خیال کا انتظام کیا۔ محترم مولانا شرما صاحب
اور مولوی عبد الباسط صاحب وہاں گئے
اور نہایت اچھے ماحول میں گفتگو ہوئی
اسی طرح مولوی عبد الباسط صاحب
نیروبی کے ایک چرچ گئے اور وہاں بعض
عیسائیوں کو پیغام حق پہنچایا۔

سکول اور کالجوں میں تبلیغ

محترم انچارج صاحب مشن دو
مرتبہ ویٹرنری (VSTERINARY)
کالج گئے۔ مکرم مولوی عبد الباسط صاحب
بھی ہمراہ تھے۔ یہاں مسلمان طلباء کی
یونین ہے۔ اس میں تقریر کی۔ بعد میں
سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ ڈیڑھ
گھنٹہ تک جاری رہا۔ اسی کالج کے تین
طلبہ مشن آئے۔ ان کی دعوت پر مولانا
شرما صاحب دوبارہ کالج گئے اور طلباء
سے خطاب کیا۔ اسی طرح انہیں ایک
مرتبہ کینیاٹا کالج جانے کا اتفاق ہوا۔
متعدد طلبہ کو تبلیغ کی اور لٹریچر دیا
خاکسار نے ممباسہ اور ممباسہ سے
باہر متعدد سکولوں اور کالجوں میں جاکر
لٹریچر تقسیم کیا اور تبلیغ کی۔
والا (WAA) سیکنڈری سکول
ہر ہفتہ مسلم طلباء کو پڑھانے جاتا رہا۔ ایک
دفعہ یہاں کے عیسائی طلبہ سے ڈیڑھ
گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ اسی جگہ پر احمدی
سکول میں تین دفعہ گیا۔ ایک مرتبہ
ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر وہاں عیسائی
اور مسلمان طلبہ کو اسلامی نماز
پر خطاب کیا۔ طلبہ کے علاوہ اساتذہ
نے بھی سوال پوچھے۔ بعض اساتذہ نے
موازنہ مذاہب پر کتب خریدیں۔
اسی طرح لیکونی تا بینا سکول
جاکر تین دفعہ مسلمان طلبہ میں تقریر کی
اور ان کے سوالوں کے جواب دئے۔
SHANZU ٹیچرز کالج جہاں خاکسار
پہلے بھی کئی مرتبہ جا چکا ہے۔ تین دفعہ
جانے کا اتفاق ہوا۔ اسی طرح پولی
ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ ممباسہ دو مرتبہ گیا
اور مسلمان اور عیسائی طلباء سے طویل
گفتگو کی۔ انہیں اخبارات دئے گئے۔
کوالے (KWALE) سیکنڈری سکول
کے مسلمان طلباء کو دو مرتبہ خطاب کیا
اور سوالات کے جوابات دئے

مساجد

کینیا کے مغربی صوبہ میں جہاں آجکل
مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب اور مکرم
مولوی عبد الحفیظ صاحب کھوکھر
فریضہ تبلیغ بجا لا رہے ہیں SHIANDA
کے مقام پر نئی مسجد زیر تعمیر ہے۔ جو
انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گی۔ اسی
طرح ناویٹا کے علاقہ میں ایک نئی مسجد
کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ اس
تقریب کا ذکر الفضل کی ایک گزشتہ
اشاعت میں ہو چکا ہے۔ مخالفت
کی وجہ سے تعمیر روک دی گئی تھی۔
گزشتہ دنوں خاکسار نے ناویٹا دورہ کے دوران
ڈویژنل آفیسر سے مل کر ساری صورت حال
سے آگاہ کیا۔ الحمد للہ تعمیر کی اجازت مل
گئی ہے عنقریب تعمیر شروع کی جائیگی۔ احباب
ان مساجد کی جلد تکمیل کیلئے دعا فرمائیں۔
کسموں شو:۔ ایگریکلچرل سوسائٹی
آف کینیا کے زیر اہتمام ۱۰ جولائی کے پہلے ہفتے
میں کسموں شہر میں زرعی میلہ لگا جس میں
ہمارے مشن نے بھی تبلیغی سٹال لگایا۔ مکرم عبد الحفیظ
صاحب کھوکھر مبلغ کسموں کا ہاتھ بٹانے کے لئے
مکرم محمد عیسیٰ صاحب نیروبی سے تشریف لائے
نمائش کے تین دنوں میں مختلف مکاتیب فکر
کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں سٹال پر آئے
اور اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات
حاصل کیں۔ قرآن کریم کے تراجم جو جماعت
نے مختلف زبانوں میں شائع کئے ہیں لوگوں
کی کشش کا باعث ہوتے ہیں خصوصاً لوگندا
کی زبان میں پورے قرآن کا ترجمہ جو گزشتہ
سال جماعت نے شائع کیا ہے۔ سواحیلی کے بعد
مشرقی افریقہ کی یہ دوسری زبان ہے جس
میں جماعت احمدیہ کو قرآن کا ترجمہ شائع
کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

حضور نے فرمایا مغربی افریقہ کے ممالک میں جب ہم نے ہسپتال کھولنے شروع کئے تو کام بڑا تھا اور پیسے تھوڑے تھے۔ جب میں کسی علاقے میں ڈاکٹر روانہ کرتا تھا تو اسے صرف پانچ سو پونڈ انگلستان کی جماعت کی طرف سے دلوا کر کہتا تھا کہ جاؤ اور کام شروع کرو۔ وہ کسی معمولی سی عمارت میں کام شروع کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے کام میں برکت ڈالتا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہر قسم کے سازو سامان سے آراستہ ہسپتال بن کر تیار ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ڈاکٹروں کے کام میں کیسی عظیم الشان برکت ڈالی اور انہیں اپنے کیسے کیسے غیر معمولی فضلوں سے نوازا اس کا اندازہ اس ایک مثال سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک ڈاکٹر جسے ہم نے کام شروع کرنے کے لئے صرف پانچ سو پونڈ دیئے تھے وہ چند سال بعد ستر ہزار پونڈ سیونگ وہاں چھوڑ کر آیا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام میں وسعت پیدا ہوتی چلی گئی اور قائم کردہ ہسپتالوں میں جدید قسم کے آلات اور مشینیں مہیا کرنے میں آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ ہمارے کام کی وسعت کو دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے مالدار ہیں کہا کرتا ہوں جہاں تک مال کا تعلق ہے ہم غریب ہیں لیکن جہاں تک برکت کا تعلق ہے ہم جیسا امیر ہی کوئی نہیں۔ ہماری اصل دولت اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہے۔ اس فضل اور رحمت کو جذب کرنے کے لئے اس نے ہمارے دلوں میں جذبہ پیدا کیا ہے۔ اس نے ہی یہ جذبہ پیدا کیا ہے اور وہی ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرما کر ہمیں اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے نئے قائم ہونے والے سکولوں کو بھی چلایا۔ جب نیا سکول کھولا ہے تو تین سال تک وہ خرچ کراتا ہے۔ اس کے بعد جب سکول کامیابی سے چل پڑتا ہے تب کہیں جا کر حکومت اسے تسلیم کرتی ہے اور اس کے اخراجات کا معتد بہ بار برداشت کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔ ہمارے سکولوں کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں سیرالیون میں ہمارے مبلغ اور وہاں کے احمدی پیراماؤنٹ چیف گامانگا صاحب دو ضلعوں کے دورے پر گئے۔ جہاں بھی وہ گئے لوگوں نے اُن سے کہا ہمارے بچوں اور بچیوں کو عیسائی ہونے سے بچاؤ اور ہمارے ہاں بھی سکول کھولو۔ سو الحمد للہ وہاں میڈیکل شعبے کی طرح تعلیم کے میدان میں بھی ترقی کی نئی راہیں کھل رہی ہیں۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمایا اور محض اپنے فضل سے اس کے وہ نتائج نکالے جو قبولیت کی علامت ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر تھوڑی سی رقم خدا تعالیٰ کی راہ میں دے کر اور اللہ تعالیٰ کے عظیم فضلوں کو دیکھ کر ہم فخر سے سر اونچا کریں اور یہ سمجھیں کہ ہم نے کچھ کیا ہے تو اس سے زیادہ غلط بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اور آپ نے کچھ دیا ہی نہیں۔ جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کی عطا ہے اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کا کرشمہ ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہمارا سر عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکا رہے اور ہم اسی کے شکر گزار بندے بنے رہیں۔ اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

حضور نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت انجام پانے والے عظیم الشان کام اور اس کے نہایت خوشکن نتائج پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا میں یہ بتا رہا تھا کہ ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک پر سب سے پہلے لبیک کہنے کی سعادت انگلستان کی احمدیہ جماعتوں کو ملی کیونکہ مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر میں نے اس کی تحریک سب سے پہلے انگلستان میں ہی کی تھی۔ یہاں کی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ۵۲ ہزار نوسو چوہتر (۵۲،۹۷۴/=) پونڈ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادا کئے۔ دوسری سعادت انگلستان کی جماعتوں کو یہ ملی کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کی ابتداء بھی انگلستان سے ہی ہوئی اور وہ اس طرح کہ جب ۱۹۷۳ء میں میں یہاں آیا تو محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مجھے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوہدری صاحب سے فرمایا تھا کہ جماعت کو چاہیئے کہ جب سلسلہ احمدیہ کے قیام پر سو سال گزر جائیں تو وہ قیام سلسلہ کی صد سالہ جوبلی ضرور منائے۔ چنانچہ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ میں میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا اور اس کی تفصیلات بیان کیں۔ اس منصوبہ کی اشاعت پر حسد کی چنگاریاں بھڑک اُٹھیں۔ حسد بذات خود قبولیت کی ایک علامت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ جب کسی کو اپنی جناب میں قبول فرماتا ہے تو اس کے حاسد پیدا کر دیتا ہے اور حاسدوں کا وجود اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے نزول کا وقت قریب آ گیا ہے۔ الغرض اس کے نتیجہ میں جو حالات رونما ہوئے اُن کے ذریعہ خدا تعالیٰ جماعت کو یہ باور کرانا چاہتا تھا کہ اب تمہارا مقام بین الاقوامی سطح تک بلند ہو چکا ہے۔

اسی ضمن میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا خاکہ بیان کرتے اور اس کی بعض تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء پر میں نے بتایا تھا کہ اس منصوبہ کی بنیاد میں حمد اور عزم پر رکھتا ہوں۔ حمد پر اس لئے کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر جن سے وہ ہمیں گزشتہ ۸۵ سالوں سے نوازتا چلا آ رہا ہے حمد اور شکر نہ کریں ہم پر مزید فضل نازل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب ہم اپنی جماعتی زندگی کے ۸۵ سالوں پر نظر ڈالتے اور پچھلی طرف دیکھتے ہیں تو یہ حقیقت اجاگر ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ ہر دن جو سورج طلوع ہوتا ہے وہ خدا کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ ہم پر لے کر آتا ہے اور ہر رات جو ہم پر آتی ہے وہ حمد اور شکر کے نتیجہ میں ہمارے لئے لیلۃ القدر بن جاتی ہے، خطہ ہائے ارض کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے والی رات۔ سو صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کا پہلا بنیادی پہلو یہ ہے کہ پہلی صدی کے بقیہ پندرہ سالوں میں ہم اللہ تعالیٰ کی اتنی حمد اور شکر کریں گے کہ خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر نئی صدی میں ہمیں پہلے سے کہیں بڑھ کر فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جائے اور اس طرح اسلام کے موعودہ غلبہ کو منصۂ شہود پر لے آئے۔ اسی لئے میں نے ان پندرہ سالوں کے لئے تسبیح و تحمید، دعاؤں اور نوافل کا ایک روحانی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔

پھر حضور نے یہ بتانے کے بعد کہ صد سالہ احمدیت جوبلی کا پروگرام دُنیا کے اُن تمام ملکوں میں جن میں جماعتہائے احمدیہ قائم ہیں اور احمدی ان میں پائے جاتے ہیں ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہوگا اور یہ کہ ۱۹۸۹ء کا جلسہ سالانہ جوبلی کا جلسہ ہوگا۔ فرمایا خدا کرے دُنیا کے مختلف حصوں سے اب تک جتنے لوگ جلسہ میں شامل ہوتے رہے ہیں اُس تاریخی جلسہ میں اس سے کہیں بڑھ کر احباب شریک ہوں اور اس کی غیر معمولی برکات سے فائدہ اٹھائیں (آمین برحمتک یا ارحم الراحمین)

اس کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کے دوسرے بنیادی پہلو یعنی عزم کے تحت اصلاح نفس اور اصلاح و ارشاد کے یکسر ایک نئے اور تفصیلی پروگرام پر روشنی ڈالی جو دنیا کے مختلف براعظموں میں نئے مشنوں کے قیام، بہت بڑی تعداد میں نئی مساجد کی تعمیر، دنیا کی نئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت، آیات قرآنی کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر قرآن کو دنیا کی مختلف زبانوں بالخصوص فارسی اور عربی میں منتقل کرنے کے اہتمام اور نوعِ انسانی کو اُمتِ واحدہ بنانے کے سلسلہ میں ان کی حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی پر مبنی عملی اقدامات پر مشتمل ہے۔ گزشتہ پونے دو سال کے عرصہ میں بظاہر نامساعد اور ناموافق حالات کے باوجود اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں جو کام ہوا ہے حضور نے احباب کو اس سے بھی آگاہ فرمایا۔ اسی ضمن میں حضور نے احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں دس کنال کے قریب بہت با موقع زمین مل گئی ہے۔ اس پر اب مشن ہاؤس اور مسجد تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس پر ۸۰ ہزار سے ایک لاکھ پونڈ تک خرچ کرنا پڑیں گے۔ ناروے میں بھی زمین خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں اصلاح نفس اور دُنیا کے مختلف ملکوں میں اصلاح و ارشاد کے تحت کئے جانے والے کاموں کے پروگرام پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا۔ اصلاح نفس کے سوا پروگرام کے باقی تمام حصے ایسے ہیں جن کے لئے تھوڑے یا بہت اخراجات کرنا ہوں گے۔ میں نے ابتداءً اس کے لئے اڑھائی کروڑ روپے جمع کرنے کی تحریک کی تھی اور کہا تھا کہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائے تو اصل کام کے مقابلہ میں ناکافی ہونے کے باوجود اس سے کام کی ابتداء ہو سکے گی۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس کروڑ روپے سے زیادہ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ انگلستان کی طرف سے اس فنڈ میں ابھی صرف ۲۹ ہزار چار صد ترسٹھ پونڈ وصول ہوئے ہیں حالانکہ پہلے سال کی قسط کے طور پر اس سے بہت زیادہ رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ ابھی بہت سے احباب نے اپنے وعدے کا پندرھواں حصہ ادا نہیں کیا جو مارچ ۱۹۷۵ء تک ادا ہونا چاہیئے تھا۔ احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے افضال نازل کر رہا ہے۔ ہمیں جماعت احمدیہ کی اجتماعی زندگی میں روزانہ اللہ تعالیٰ کے پیار

کے سینکڑوں جلوے نظر آتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور انہیں پوری مستعدی کے ساتھ ادا کریں۔

حضور نے احباب کو یاد دلایا کہ ہمارے کندھوں پر بہت اہم اور عظیم الشان ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ ہم ان ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل خاص کے مورد نہ بنتے چلے جائیں اور خدا کے افضال ہمیشہ دعاؤں کے نتیجہ میں نازل ہوا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس لئے دن اور رات دعائیں کرنے کی عادت ڈالو اور دعاؤں سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے ذاتی پیار اور ذاتی محبت کرنے کی عادت ڈالو یعنی ایسے پیار اور ایسی محبت کی عادت ڈالو جس میں کسی قسم کے اجر یا ثواب کا سوال نہ ہو۔ پس عادت ڈالو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی پیار اور ذاتی محبت کی، اس پر صحیح معنوں میں توکل کرنے کی اور اس سے عسر اور یسر ہر حالت میں دعائیں کرنے کی۔

حضور نے احباب کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ حمد اور عزم فوٹو ہے اگلے پندرہ سال کا۔ ہم نے ان پندرہ سالوں میں اللہ تعالیٰ کی اتنی حمد کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں پہلے سے زیادہ فضل کرنے والا اور پہلے سے زیادہ رحمتیں نازل کرنے والا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ہم سب کو ایسا احمدی بنائے جیسا احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے اور جس کے بارہ میں حضور علیہ السلام کے سینہ میں شدید تڑپ پائی جاتی تھی۔ نیز اللہ تعالیٰ ان تمام وعدوں کو جلد پورا فرمائے جو اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے اور جن کا اعادہ آنحضور کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس نے کیا ہے۔ وعدے اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ ہیں اور آنحضور کے نائب کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اُن کا صرف اعادہ ہوا ہے اور وہ بہت ہی عظیم الشان وعدے ہیں اور ان کے پورا ہونے کے ساتھ ہی اسلام کا دنیا میں غالب آنا وابستہ ہے۔

اس پُر معارف اور ولولہ انگیز خطاب کے بعد جو قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہا حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ اس طرح جماعتہائے احمدیہ انگلستان کا گیارھواں جلسۂ سالانہ دو روز (۲۴ و ۲۵ اگست) جاری رہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دُعا پر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اس حال میں اختتام پذیر ہوا کہ ایمانوں کو ایک نئی پختگی، قلوب و اذہان کو ایک نئی جلاء اور روحوں کو نئی بالیدگی نصیب ہونے اور حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطابات سے فیض یاب ہونے کے باعث احباب کے چہروں سے مسرت پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھی اور اکثر کی زبان پر یہ فقرہ تھا کہ مرکز سے ہزارہا میل دُور ہونے کے باوجود حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور دم قدم کی برکت سے ربوہ کے جلسۂ سالانہ، اس کی روح پرور کیفیات اور انقلاب انگیز تاثیرات کی یاد تازہ ہو گئی۔ احباب خدمتِ اسلام کے نئے عزم سے مالا مال ہو کر اس کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے ہنسی خوشی اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

جلسہ کے انتظامی شعبے

جلسہ کے اعلیٰ اور مثالی انتظامات کا سہرا انتظامیہ کمیٹی کے سر ہے جو مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن کی صدارت میں تشکیل دی گئی تھی اور جس کے سیکرٹری خواجہ رشید الدین قمر تھے۔ یہ کمیٹی صدر اور سیکرٹری کے علاوہ پندرہ اراکین پر مشتمل تھی۔ ان کے نام اور شعبے درج ذیل ہیں:۔

ضیافت :۔ مکرم عطاء اختر احمد۔
رہائش :۔ مکرم داؤد احمد گلزار۔ جلسہ گاہوں کی تیاری :۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد۔
پروگرام :۔ مکرم مبارک احمد ساقی۔ اسٹیج :۔ مکرم منصور احمد شاہ۔ پبلسٹی :۔ مکرم منصور نعیم خان۔ بک سٹال :۔ مکرم چوہدری رشید احمد۔ ٹرانسپورٹ :۔ مکرم ودود احمد اور مکرم عثمان مرزا۔ استقبال :۔ مکرم عزیز اے دین۔ لاؤڈ سپیکر :۔ مکرم چوہدری عبد الکریم۔ ڈسپلن :۔ ڈاکٹر ولی اے شاہ۔ فوٹو گرافی :۔ مکرم طاہر سفیر، مکرم سعید جسوال، مکرم ہدایت اللہ بھنو۔

ان سب احباب نے بیسیوں ایثار پیشہ خدام اور دوسرے رضاکاروں کی مدد سے جلسہ کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور اس طرح جلسہ کے انعقاد میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب اور ان کے جملہ ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور بے انداز برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

سویڈن کی مجوزہ مسجد کے انتظامات

جلسہ سالانہ میں شرکت اور طویل اختتامی خطاب کی تھکان کے باوجود حضور ایدہ اللہ رات ساڑھے نو بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے حاضر احباب اور بالخصوص چوہدری اعجاز احمد صاحب سے جو بہت باقاعدگی کے ساتھ حضور کی اس مجلس میں حاضر ہوتے ہیں کچھ دیر گفتگو فرمائی۔ تھوڑی دیر بعد مکرم خلیفہ بشیر الدین احمد صاحب سویڈن سے تشریف لے آئے۔ وہ حضور کی زیرِ ہدایت اُس زمین اور گرد و نواح کے نقشے تیار کرا کے لائے تھے جو مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کے لئے گوٹن برگ میں حاصل کی گئی ہے۔ اس موقع پر مبلغینِ ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل اور مبلغ جرمنی مکرم فضل الٰہی صاحب انوری نیز مکرم میاں محمد رفیع صاحب آف کامران موٹرز بھی موجود تھے۔ حضور رات ساڑھے بارہ بجے تک نقشہ جات اور زمین کا محلِ وقوع ملاحظہ فرمانے کے علاوہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے ابتدائی انتظامات سے متعلق احباب سے مشورہ فرماتے رہے اور مکرم خلیفہ بشیر الدین احمد صاحب آف سویڈن کو اس سلسلہ میں ضروری ہدایات سے نوازتے رہے۔

احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

علاج اور جماعتی کاموں میں شدید مصروفیت کے باوجود حضور ربوہ اور اہل ربوہ کی خیریت مسلسل دریافت فرماتے رہتے ہیں اور جملہ احباب جماعت کے لئے شبانہ روز دعاؤں میں مصروف ہیں۔ حضور سب احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، کہتے ہیں۔

احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو اپنی حفاظتِ خاص میں ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور حضور مکمل طور پر صحت یاب ہو کر مع اہلِ قافلہ بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

درخواست دہندگان معتکفین کی توجہ کے لئے

بعض دوستوں نے ماہ صیام کے آخری عشرہ میں مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کیلئے درخواستیں بھجوائی ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امسال مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کا انتظام نہیں ہے۔ احباب اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں یہ فریضہ بجا لا سکتے ہیں۔ مستورات کے لئے بھی مسجد مبارک میں معتکف ہونے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ میں درس قرآن مجید کا مبارک سلسلہ

ربوہ۔ یکم رمضان المبارک (۸ ستمبر) سے مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔ یکم تا ۳ رمضان مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ احمدیہ نے سورۃ فاتحہ سے سورۃ آل عمران رکوع ۹ تک درس دیا۔ ۴ رمضان سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے درس شروع فرمایا۔ آپ نے سورۃ آل عمران رکوع ۱۰ سے شروع کر کے ۶ رمضان کو (۱۳ ستمبر) سورۃ مائدہ کے آخر تک اپنے حصے کا درس مکمل کر لیا۔ ۷ رمضان سے پروگرام کے مطابق مکرم مولوی دوست محمد صاحب نے درس شروع کیا۔ آپ نے سورۃ انعام سے سورۃ انفال تک کا درس دیا۔ آج ۱۰ رمضان سے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف سورۃ توبہ سے درس شروع کر رہے ہیں۔

مسجد مبارک میں نماز ظہر کے معاً بعد درس شروع ہوتا ہے۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی معارف سے بہرہ ور ہونے کی کوشش فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط تحریر فرمایا کریں۔
(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴